چھاپہ نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۸) — مطبوعہ ۱۷ ستمبر ۱۸۹۷ء بروز جمعہ — جلد (۲۵)

ایڈیٹوریل نوٹس

جانوں کا بچانا

ایک مسیحی کا فرض ہے کہ وہ اوروں کے بچانے کا وسیلہ ہو۔ ہر ایک سناد کا نہ صرف فرض بلکہ مقصد ہے کہ اُس کے ذریعہ سے اور لوگ نجات پائیں۔ اِس میں کچھ شک نہیں کہ خداوند مسیح انسان کو نجات بخشنے کے واسطے دنیا میں آیا یا یوں کہیں دنیا میں بھیجا گیا۔ ہر ایک مبشر کو اُس کی طرف سے یہہ پیغام پہنچتا ہے کہ جس طرح باپ نے مجھے بھیجا ہے اُس طرح میں تجھ کو بھیجتا ہوں تو نے مجھے نہیں چُنا ہے بلکہ میں نے تجھے چُنا ہے اور تجھے مقرر کیا ہے کہ تو جا اور میوہ لا اور تیرا میوہ باقی رہے۔ اِس پیغام کے ساتھ وعدے بھی کئے جاتے ہیں جو نہایت تسلی بخش اور ترغیب پذیر ہیں جو مجھ پر ایمان لاتا ہے یہہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کریگا اور اس سے بھی بڑے کام کریگا اور جو کچھ تم میرے نام سے مانگو گے تو میں وہ ہی کرونگا تاکہ باپ بیٹے میں جلال پاوے (اور جو کچھ تم میرا نام لیکر باپ سے مانگو گے وہ تم کو دیگا یوحنا ۱۴ باب ۱۲-۱۳ آیات اور ۱۶ باب ۲۳ آیت ✣

اِن ہدایتوں اور وعدوں سے (اور اِس قسم کے بہتیرے اور بھی ہیں) معلوم ہوتا ہے کہ پھل لانیکے واسطے لازم ہے کہ ہم اول ایمان لانے والے ہوں دوم مانگنے والے اور پھر سویم ہم میوہ لانے والے ہو سکتے ہیں۔ مختلف قسموں کے پھل ہیں اور ضرور ہے کہ ہم ہر طرح کے روحانی پھل لائیں تاہم یہہ کہنا درست ہے کہ مبشروں کا خاص پھل اوروں کی جانوں کا بچانا ہے اور جو مبشر اس پھل کو دیکھے بغیر خوش رہ سکتا ہے اُسنے ابھی تک اپنے کام کو پہچانا نہیں بلکہ ایک ہولناک غفلت کی نیند میں پڑا ہوا ہے۔ اب الیونکے ذکر سے درگذر کر کے سوال لازم آتا ہے کہ ہم جو اَوروں کی جانوں کو پیار کرتے ہیں اور اُنکے بچانیکے واسطے غیرتمند ہوتے ہیں کیونکر اُس کام میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اِسکا جواب اُن دو لفظوں میں پایا جاتا ہے جو اُوپر بھی درج ہیں یعنے ایمان کے ساتھ مانگنے کے ذریعہ سے کامیابی ہوتی ہے۔ یہاں پر اُس ایمان کا ذکر ہے جس کی تعریف عبرانیوں ۱۱ باب ۱ آیت میں پائی جاتی ہے ایمان اُمید کی ہوئی چیزوں کی گویا ماہیت اور اندیکھی چیزوں کا ثبوت ہے جو اپنے کام میں اس قسم کا ایمان لاتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے۔ موڈی صاحب اور جتنے اور مبشر زور اوروں کی جانوں کے بچانیکے وسیلے ہوتے ہیں خدا کے وعدوں پر بھروسہ رکھکر "اندیکھی چیزوں کو" دیکھتے ہیں اور اُمید کی ہوئی چیزوں کو ایسا سمجھتے ہیں کہ گویا پوری ہو گئیں۔ وہ اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ آج ضرور کلام اور دعا اور مناد ی کے وسیلہ جانیں بچیں گی اور نتیجہ برابر یہہ ہوتا ہے کہ وہ بچتی ہیں۔ خدا ایسے قوی ایمانوں کو قبول کرتا ہے اور اُنکے وسیلے سے پھل عنایت کرتا ہے۔ یہہ ہم منادوں کے واسطے بڑا سبق ہے اکثر ہمارا ایمان ہلکا ایمان ہوتا ہے اور اُس میں ہم شاید کا لفظ ملا لیتے ہیں یا یوں کہیں کہ ہم اپنے ایمان استقبال کے صیغہ میں گردانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کسی روز فلانا شخص شاید مسیح کیطرف رجوع لائیگا یا کسی وقت بہت لوگ خداوند کو قبول کرینگے۔ اے بھائیو اِس قسم کا ایمان بالکل عبث ہے۔ ہم دلیری کے ساتھ اور نیز سنجیدگی کے ساتھ بھی کہہ سکتے ہیں کہ خدا ایسے ایمان والوں سے بڑے کام نہیں کرا سکتا ہے جبتک ہمارا ایمان ایسا رہیگا تو ہمارے اسٹیشن کا حال ناصرت کا سا ہوگا جس کے بارے میں لکھا ہوا ہے کہ اُنکی بے ایمانی کے سبب سے وہ وہاں

(سلسلے کے لئے دیکھو صفحہ ۱۲ کالم دوں کے آخر چوتھی سطر)

نُورِ اَفْشَاں

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یوئنگ صاحب۔ ایم۔ اے۔ ایڈیٹر

پادری۔ ایچ گولکناتھ صاحب

پادری طالب الدین صاحب۔ بی۔ اے + پادری۔ پی۔ سی۔ اوپل صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹرز

خُدا کی کلیسیا اور اِس کا آیندہ جلال

"خدا کی کلیسیا جس کو اُس نے اپنے ہی خون سے مول لیا ہے" (اعمال ۲۰ باب ۲۸ آیت)

"کسی کے ٹھوکر کے باعث نہیں ہوتے نہ یہودیوں کے نہ غیر اقوام کے اور نہ خدا کی کلیسیا کے" (اول قرنتیوں کو ۱۰ باب ۳۲ آیت) +

"اور سب کچھ اُس کے پاؤں تلے کر دیا اور اُس کو کلیسیا کے لئے سب کا سر بنایا وہ اُس کا بدن اور اُس کی معموری ہے جو سب کچھ سب میں بھرتا ہے (افسیوں ۱ باب ۲۲-۲۳ آیات) +

"اور ایک اُن سات فرشتوں میں سے جن کے پاس وہ سات پیالے پچھلی سات آفتوں سے بھرے تھے مجھ پاس آیا اور مجھ سے یوں کہکے بولا کہ اِدھر آ میں تجھے دلہن یعنے برہ کی جورو دکھاونگا اور وہ مجھے بوضع روحانی ایک بڑے اور اونچے پہاڑ پر لیگیا اور اُس نے اُس بزرگ شہر کو مقدس یروشلم کو آسمان پر سے خدا کے پاس سے اُترتے دکھایا" (مکاشفات ۲۱ باب ۹، ۱۰ آیات) +

"جیسا مسیح نے بھی کلیسیا کو پیار کیا اور اپنے تئیں اُس کے بدلے دیا تاکہ اُس کو پانی کے غسل سے کلام کے ساتھ صاف کر کے مقدس کرے اور اُسے اپنے پاس ایک ایسی جلال والی کلیسیا حاضر کر رکھے کہ جس میں داغ یا چین یا کوئی ایسی چیز نہ ہو بلکہ جو مقدس اور بے عیب ہو" (افسیوں ۵ باب ۲۵-۲۷ آیات)

عزیزو اس زمانہ میں جب کہ رسم پرستی۔ عقل پرستی اور کلیسیا پرستی بہت سرفراز ہیں نہایت ضروری امر یہہ ہے کہ ظاہر کیا جاوے اور وہ بھی خدا کے کلام کے نور سے کہ خدا کی کلیسیا کا حقیقی خاصہ کیا ہے اور خدا نے اپنے اعلیٰ فضل سے اپنے ایمانداروں پر اُس کی کیفیت منکشف کر دی ہے مسیحی کے لئے اس کی ضرورت اشد ہے اسلئے کہ درحالیکہ خدا اس ڈسپنسیشن میں (Dispensation) اپنی کلیسیا کو بناتا اور تعمیر کرتا جاتا ہے جو کہ مسیح کا بدن ہے اگر روح میں اس کے ساتھ رفاقت رکھکر اس کلیسیا کی نسبت کشف حاصل نہ کرے جس کو مسیح نے پیار کیا اور اپنے ہی خون سے مول لیا اور جو تھوڑی دیر بعد اُس کے حضور ایک جلالی کلیسیا حاضر کی جاویگی ہم کہتے ہیں اگر مسیحی اِس حقیقت کے بارے میں خدا کے ساتھ رفاقت نہیں رکھتا تو وہ حق کے دوسرے حصّوں اور اجزا کی نسبت جو ہمارے سامنے اس حقیقت کے موافق یا مخالف رکھے جاتے ہیں۔ کیونکر صاف روشنی حاصل کریگا۔

خدا کی کلیسیا قطعی ایک نئی شئے ہے۔ جب ہم "نئی" کہتے ہیں تو ہمارا مدعا یہہ ہے کہ تمام گذشتہ اشیاء اور قدیم ڈسپنسیشنوں (Dispensations) کی نسبت "نئی" شئے ہے۔ واضح ہو کہ مسیح کی موت اور اُس کے صعود سے پیشتر اور روح القدس کے نزول سے پہلے دنیا میں آدمزاد کی فقط دو ہی جماعتیں موجود تھیں یعنے قوم یہود اور غیر اقوام۔ لاکن جب روح اقدس کا نزول ہوا اور یہہ حادثہ مسیح کے خون بہانے اور آسمانوں پر اس کے جلال حاصل کرنے کے مابعد اور نتیجے کے طور پر وقوع میں آیا تھا تب سے ہمارے سامنے تین اشیا ظاہر کیجاتی ہیں کہ دنیا میں ایک زمانہ میں موجود ہیں۔ یعنے بموجب اِس نوشتہ کے جو ہم نے اقتباس کیا ہے کہ "کسی کے ٹھوکر کے باعث نہیں ہوتے نہ یہودیوں کے۔ نہ غیر اقوام کے۔ اور نہ خدا کی کلیسیا کے" فی زمانہ۔ اس وقت دنیا میں تین جماعتیں موجود ہیں۔ قوم یہود۔ غیر اقوام۔ اور خدا کی کلیسیا +

عزیزو مخفی نہ رہے کہ عہد عتیق کے نوشتوں میں خدا کی کلیسیا کا اظہار نہیں ہوا۔ ہم ادب سے ملتمس ہیں کہ یہہ بات پڑھکر کوئی چونک نہ پڑے اور اس مضمون کے مطالعہ سے دست بردار نہ ہو جائے بلکہ صبر اور استقلال سے اس کی خوض اور تحقیق پر ثابت ہوجاویگا کہ الہامی نوشتے خود اُس کے ذمہ وار ہیں کہ یہہ بات سچ اور حق ہے یہہ سچ ہے کہ عہد عتیق میں کلیسیا کے اشارات اور نشانات موجود ہیں۔ آدم اور حوا مسیح اور اس کی کلیسیا کے نشان تھے مگر ہمارا مطلب یہہ ہے کہ عہد عتیق کے نوشتوں میں خدا کی کلیسیا کی نسبت صاف صاف الہام موجود نہیں ہے۔ حقیقت تو یہہ ہے کہ اگر ہمارے پاس فقط عہد عتیق کے نوشتے ہی ہوتے تو ہم کو اس بات کا خیال تک نہ ہوتا کہ خدا کی کلیسیا بھی کوئی شے ہے۔ اس دعوے کے خلاف بعض اعتراض کرتے ہیں۔ اور ہم اعتراضات کے جواب کے لئے تیار ہیں +

بعض اشخاص پیش کرتے ہیں کہ یشعیاہ پیغمبر خدا کی کلیسیا کا مفصل اظہار کرتا ہے اور کہ عہد عتیق کے بعض انبیا نے اس کی نسبت نہایت خوبصورت اور دلچسپ بیانات قلمبند کئے ہیں اور اس کے ثبوت میں وہ اشخاص "یروسلم" اور "داؤد کا گھر" اور

صیحون" اور وغیرہ وغیرہ جملوں کو کلیسیا سے تعبیر کرتے ہیں گو ایسی تعبیر کی سند اور دلیل نہ رکھتی ہو۔ یسعیاہ نبی کی کتاب کی نسبت فقط یہہ کہنا کافی ہے کہ اُس کا آغاز یوں ہوتا ہے۔ "وہ رویا یسعیاہ بن عموص کی جو اُس نے یہوداہ اور یروشلم کی بابت دیکھی" لہذا حالانکہ ہم قبول کرتے ہیں کہ روح القدس نے اِس کتاب کے لکھوانے میں بہت سے حقایق کو پنہاں اور اسرار کے طور پر مندرج کروایا جن سے ہم مستفید ہو سکتے ہیں تاہم یہہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اس کتاب کی تعلیم و نصیحت قوم اسرائیل سے متعلق ہے اور نہ خدا کی کلیسیا سے +

جو اصحاب عہد عتیق کے نوشتوں کے روحانی معنے نکالکر مطلب برآری کرتے اور "یروشلم" "داؤد کا گھر" "صیحون" وغیرہ سے کلیسیا کی مراد سمجھتے ہیں اُن سے ہماری عرض ہے کہ وہ اصحاب مندرجہ ذیل مقامات کی تعبیر کس طرح کرینگے۔

(۱) میکہ نبی کی کتاب ۳ باب ۱۲ آیت "اِس لیے صیحون تمہارے ہی سبب کھیت کی طرح جوتا جائیگا اور یروشلم تودہ تودہ بن جائیگا" کیا کوئی "صیحون" اور "یروشلم" سے کلیسیا کی مراد سمجھیگا؟ ایسا کہنا ایک بیہودہ بات ہے کیونکہ ہم اِس حقیقت سے واقف ہیں اور آج لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہہ بات مدت سے حرف بحرف پوری ہو چکی ہے

(۲) دوسرا مقام غور کے قابل زبور کی کتاب ۲ باب ۶ آیت ہے "میں نے تو اپنے بادشاہ کو کوہ مقدس صیحون پر بٹھلایا ہے"

یہہ صیحون کہاں ہے؟ کیا یہہ اُس پہاڑ کے سوا جو یروشلم کے نزدیک ہے کوئی اور جگہ ہو سکتی ہے جہاں خدا کا بادشاہ ہر وقت سلطنت کریگا؟ واضح ہو کہ مسیح اور کلیسیا کا تعلق و رشتہ بادشاہ اور رعایا جیسا نہیں ہے یعنے مسیح کی حکومت کلیسیا پر ایسی نہیں جیسی کسی بادشاہ کی اُس کی رعایا پر ہوتی ہے ہرگز نہیں بلکہ ہر فرد ایماندار جلالی مسیح کے ساتھ یگانگت رکھتا اور وہ مسیح کے ساتھ ہم وارث ہو جاتا ہے اور وہ مسیح کے ساتھ اُس کی تمام میراث میں شریک ہے۔ پس شکر خدا کا ہو کہ ہم مسیح کے ساتھ اُس کی میراث کی عزت۔ جلال۔ درجہ۔ اور دولت میں شریک ہونگے وہ سب کا وارث ہے ہم اُس کے ساتھ ہم وارث۔ تو اِس جلالی حالت اور محکوم ہونے میں بڑا فرق ہے۔ یہہ دو مقامات کافی ہیں اِس بات کے ثبوت میں کہ "صیحون" اور "یروشلم" کی تعبیر کلیسیا سے نہیں ہو سکتی۔ اِس اظہار کے خلاف کہ عہد عتیق میں خدا کی کلیسیا کی نسبت صاف صاف الہام اور اظہار نہیں پایا جاتا ایک اور اعتراض پیش کیا جاتا ہے جو اعمال رسل کے باب ہفتم پر مبنی ہے ۳۸ ویں آیت میں یوں مرقوم ہے "یہہ وہی ہے جو بیابان میں مجلس کے درمیان تھا" یہاں پر ایک ظاہرا مشکل در پیش ہے کہ لفظ مجلس یعنے کلیسیا یا چرچ (church in the wilderness) سے مفہوم ہوتا ہے کہ عہد عتیق میں کلیسیا کا اظہار ہوا تھا مگر حقیقت پر غور کرنے سے اعتراض کافور ہو جاتا ہے حقیقت میں یہاں پر لفظ چرچ "مجلس" کے معنے ایک جماعت کے ہیں اور اس لفظ کا استعمال بعض اور جگہوں میں اِس ہی معنے میں موجود ہے مثلاً اعمال رسل ۱۹ باب میں دو مرتبہ۔ ۳۹ ویں میں ایک قانونی اور شرعی جماعت اور ۴۱ آیت میں ایک عام گروہ اور انبوہ کے معنوں میں مستعمل ہوا ہے۔ یہاں ۷ باب ۳۸ آیت میں ٹھیک ایک مجلس کے معنے میں مرقوم ہے۔ علاوہ بریں غور طلب کرتا ہے کہ یہہ مجلس کلیسیا سے تعبیر کی جا سکتی ہے یا نہیں۔ یہہ مجلس تو ایسی سرکش خطاکار اور بے وفا تھی کہ اِس کثیر مجلس میں سے یشوع اور کالب کے سوا ایک بھی ملک موعود میں داخل نہ ہوا۔ کیا کوئی اِس مجلس کو سنجیدگی سے خدا کی کلیسیا تصور کر سکتا ہے؟ ہم واضح طور سے اظہار کرتے ہیں کہ لفظ "چرچ" بلا شبہہ "مجلس" اور "جماعت" اور "کلیسیا" کے معنوں میں عہد جدید میں کئی مقامات میں آیا ہے مگر اِس کا استعمال جو افسیوں کے خط کے باب اول میں موجود ہے وہ استعمال نہایت انوکھا اور عجیب و غریب ہے اور ایسا استعمال عہد عتیق میں ہرگز نہیں ملتا کہ خدا کی کلیسیا مسیح کا بدن اور اُس کی معموری ہے جو سب کچھ سب میں بھرتا ہے +

پھر یسعیاہ نبی کی کتاب کے شائقین کو معلوم ہے کہ اُس کتاب میں ایک مقام موجود ہے جس پر اکثر اصحاب زور دیتے اور دعوے کرتے ہیں کہ وہ مقام خدا کی کلیسیا سے تعبیر کیا جاتا ہے مثلاً ۲۶: ۱۹ "تیرے مردے جی اٹھینگے میری لاشیں اُٹھ کھڑی ہونگی تم جو خاک میں جا بسے ہو جاگو اور گاؤ کیونکہ تیری اوس اوس کی مانند ہے جو نباتات پر پڑتی اور زمین مُردوں کو جن دیگی" اگر کوئی عمیق غور سے اِس مقام کو تمام باب کے تعلقات پر لحاظ رکھکر مطالعہ کرے تو مشکل خود بخود حل ہو جاتی ہے۔ اِس مقام کا مطلب تو فقط یہہ ہے کہ قوم اسرائیل جو مُردوں کی لاشوں سے مشابہ تھی بروقت جب سب چیزیں بحال کیجاوینگی تو اپنی خستہ حالی اور مُردہ پنی سے نکلکر سرفراز ہوگی اور نہایت مبارک ہوگی اور اِس مضمون کی نسبت انبیا میں بہت سی پیشگوئیاں موجود ہیں مگر اس بحالی اور مبارک حالت سے پیشتر ضرور ہے کہ زمین کی عدالت کیجاوے لہذا آخری آیات میں لوگوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ آپ کو چھپا لیں جب تک کہ زمین کے باشندوں کی اُن کی شرارت کے باعث عدالت نہ ہو لے +

۱۳۹ زبور میں ایک اور مقام ہے جو اس بات کے ثبوت میں پیش کیا جاتا ہے کہ خدا کی کلیسیا کی نسبت الہام موجود ہے مثلاً ۱۴ آیت میں یوں مرقوم ہے "میں تیری ستایش ہی کرتا رہونگا۔ کیونکہ میں دہشت ناک طور سے عجیب و غریب بنا ہوں تیرے کام حیرت افزا ہیں اُس کا میرے جی کو بڑا یقین ہے جب کہ میں پردہ میں بنایا جاتا تھا اور زمین کے اسفل میں منقوش ہوتا تھا تو میرے جسم کی صورت تجھ سے چھپی نہ تھی۔ تیری آنکھوں نے میرے بے ترتیب مادہ کو دیکھا اور تیرے دفتر میں یہہ سب چیزیں تحریر کی گئیں اور اُن کے دنوں کا حال بھی کہ کب بنینگی جب ہنوز اُن میں سے کوئی نہ تھی" مگر غور کرتا ہے کہ یہہ مقام فقط ہمارے جسم کی خلقت اور بناوٹ سے تعلق رکھتا ہے نہ خدا کی کلیسیا کی طرف اِس میں اشارہ ہے۔ البتہ اگر کوئی کھینچ تان کر اُس کو استعارۃً خدا کی کلیسیا پر لگا دے تو لگا دے +

مذکورہ بالا اعتراضات اِس حق اظہار کے خلاف پیش کئے

جاتے ہیں کہ عہد عتیق میں خدا کی کلیسیا کا الہام معدوم ہے۔ اور عہد جدید میں تو صاف صاف ظاہر ہے کہ یہہ الہام پرانے عہد نامے میں ظاہر نہیں ہوا مثلاً افسیوں کے ۳ باب میں صاف طور سے مرقوم ہے کہ "اس واسطے میں پولس تم غیر قوموں کے لئے یسوع مسیح کا قیدی ہوں اگر تم نے سُنا ہو کہ مجھے تمہارے لئے خدا کے فضل کی کارروائی دی گئی کہ اُس نے الہام سے اُس بھید کو مجھ پر کھولا (چنانچہ میں نے اُس کو تھوڑے میں آگے لکھا جسے تم پڑھ کر جان سکتے ہو کہ میں مسیح کا بھید کس قدر سمجھتا ہوں) جو اگلے زمانوں میں بنی آدم کو اس طرح معلوم ہوا جس طرح اُس کے مقدس رسولوں اور نبیوں پر روح سے اب ظاہر ہو گیا کہ غیر قومیں انجیل کے وسیلے سے میراث میں شریک اور بدن میں شامل اور اُس کے وعدے میں جو مسیح کے سبب سے ہے ساجھی ہوں"۔ +

یہاں پر ایک صریح الہام موجود ہے کہ یہہ راز پولس رسول پر کشف کیا گیا تھا اور کہ جس طرح پر اب رسولوں اور نبیوں پر ظاہر کیا گیا تھا اور وں پر کشف نہیں ہوا۔ ایک نقطہ پر غور مناسب ہے یعنے کلام میں ترتیب یہہ ہے "رسولوں اور نبیوں پر" نہ کہ "نبیوں اور رسولوں پر"۔ ۲ باب میں کلیسیا کی نسبت مذکور ہے "رسولوں اور نبیوں کی نیو پر تعمیر کی گئی" اور ایسا ہی نعمتوں کی نسبت مرقوم ہے کہ "بعض کو رسول اور بعض کو نبی" جس سے مفہوم ہوتا ہے کہ عہد جدید کے نبیوں کی طرف اشارہ ہے اور نہ عہد عتیق کے انبیا کی طرف اگر عہد عتیق کے انبیا سے مراد ہوتی تو ترتیب یوں ہوتی "بعض کو نبی اور بعض کو رسول" مگر جیسا ذکر ہو چکا ہے ترتیب ہمیشہ یہہ ہے "رسولوں اور نبیوں"۔ لہذا مرقوم ہے "جس طرح اب اُس کے مقدس رسولوں اور نبیوں پر ظاہر ہوا"۔ +

لیکن کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہہ راز عہد عتیق کے انبیا پر جزوی طور پر ظاہر ہوا مگر کمل طور پر پولس پر کھولا گیا تھا مگر تھوڑا آگے پڑھ کر افسیوں کے خط کے ۳ باب میں صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ۹ آیت میں مرقوم ہے کہ "سب آدمیوں پر ظاہر ہو کہ اس بھید کی شراکت کیا ہے جو دنیا کے شروع سے خدا میں پنہاں تھا ہے"۔ "خدا میں پنہاں" پر غور کرنا مناسب ہے یہاں پر یہہ نہیں لکھا گیا کہ "نوشتوں میں پنہاں" بلکہ کشف ہے کہ کلیسیا کا بھید مسیح کے بدن کا راز ظاہر نہیں کیا گیا مگر "خدا میں پنہاں تھا" اور رومیوں کے ۱۶ باب میں ہمکو آگاہی ملتی ہے کہ اُس بھید کا الہام دُنیا کے شروع سے پنہاں رکھا گیا تھا لہذا خدا کی کلیسیا ایک نیا اور خاص الہام ہے اور کہ یہہ الہام نہ معلوم تھا جب تک کہ یہہ "روح کے وسیلے اُس کے مقدس رسولوں اور نبیوں پر ظاہر نہ ہوا"۔ +

ایک اور بات قابل غور ہے کہ خدا کی کلیسیا کی ہستی مسیح کی موت اور قیامت سے پیشتر ایک معدوم شئے تھی (البتہ خدا کے علم اور ارادہ میں موجود تھی)۔ کلیسیا کا اول ذکر متی کی انجیل کے ۱۶ باب میں پایا جاتا ہے۔ قوم اسرائیل نے مسیح کو حقیقتاً مردود ٹھہرایا تھا۔ ۱۲ باب میں وہ لوگ اُس کو ہلاک کرنے کی تدبیر میں تھے اور ۱۶ باب کے آغاز میں وہ اُن کو ایک زناکار قوم کہتا ہے۔ اس سے آگے پڑھ کر پطرس کے اقرار کے جواب میں کہ "تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے" وہ فرماتا ہے کہ "اس پتھر پر میں اپنی کلیسیا بناؤنگا"۔ یہہ کلیسیا کا اول ذکر ہے اور یہہ ذکر تب کیا گیا جب قوم اسرائیل نے اُس کو مردود ٹھہرایا اور ۲۱ آیت میں مرقوم ہے کہ "اس وقت سے یسوع نے اپنی مصائب۔ موت۔ اور قیامت کا ذکر کرنا شروع کیا"۔ تمیز لازمی ہے کیونکہ اس سے پیشتر کم از کم ۱۱ باب کے آخر تک مسیح کے پیشرو یوحنا کی شہادت بلکہ خود مسیح کی شہادت بادشاہت کی نسبت مرقوم ہے۔ یوحنا کی تنبیہہ یہہ تھی "توبہ کرو" نہ اس لئے کہ کلیسیا نزدیک ہے بلکہ اس لئے کہ "آسمان کی بادشاہت نزدیک ہے"۔ اور جب یوحنا قید خانہ میں ڈالا گیا تو مسیح نے ظاہر ہو کے اُسی شہادت اور تنبیہہ کو اختیار کیا اور وہی الفاظ کہے کہ "توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک ہے"۔ ۱۰ باب میں اُس نے اپنے شاگردوں کو بھیجا کہ منادی کریں کہ خدا کی بادشاہت نزدیک آئی اور نتیجہ اس کا یہہ ہوا کہ اُن کی شہادت کو تقریباً سب نے مردود کیا حتیٰ کہ بجائے اس کے کہ لوگ مسیح کو جو بادشاہت قایم کرنے آیا تھا خوشی سے قبول کرتے وے حقیقتاً اُس کی قتل کی تدبیر میں تھے۔ تب ما بعد جب پطرس نے اقرار کیا کہ "تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے" یسوع نے فرمایا کہ "مبارک ہے تو اے پطرس یونس کے بیٹے"۔ اُس نے پطرس کو مبارک آدمی کہا اور نیز فرمایا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں اپنی کلیسیا تعمیر کروں۔ کیا اس سے صاف اور صریح ظاہر نہیں ہوتا کہ کلیسیا اُس وقت ایک مستقبل شئے اور کہ اُس کی ہستی اُس وقت تک معدوم تھی اور خداوند کا ارادہ تھا کہ اُس کو ہستی میں لادے لہذا اُس وقت یہہ ایک مستقبل کی شئے تھی۔ رسولوں کے اعمال کے باب ۱ میں مرقوم ہے کہ یسوع نے اپنی موت اور قیامت کے بعد شاگردوں سے کہا کہ "تم تھوڑے دنوں کے بعد روح القدس سے بپتسمائے جاؤ گے" اور یہہ بات حقیقتاً روح القدس کی آمد پر ۲ باب میں پوری ہوئی۔ یہہ وہی شخص ہیں جن کو خداوند نے اُن پر پھونک کر فرمایا تھا کہ روح القدس کو لو اور اب فرمایا کہ تھوڑے دنوں کے بعد تم روح القدس سے بپتسمائے جاؤ گے لہذا پنتیکوست کے دن روح اقدس نازل ہوا مگر کس واسطے؟ وہ نازل ہوا اور اُن میں سے ہر ایک پر بیٹھا اور وے تمام روح اقدس سے معمور ہو گئے۔ شاید کوئی سوال کرے کہ کلیسیا کی خلقت کے ساتھ اُس کو کیا نسبت ہے؟ جواب ہے کہ نسبت تام ہے۔ کیونکہ اُس وقت زمین پر کلیسیا کی خلقت کا آغاز ہوا۔ لہذا باب کے آخر میں مرقوم ہے کہ "خداوند نے شامل کیا"۔ کس کے ساتھ شامل کیا؟ کیا قوم اسرائیل کے ساتھ؟ نہیں۔ کیا شاگردوں کے ساتھ؟ نہیں۔ پس کس کے ساتھ شامل کیا؟ "خداوند نے کلیسیا کے ساتھ ہر روز اُن کو شامل کیا جو نجات پانے والے تھے"۔ اس کی تائید میں قرنتیوں کے خط اول کے ۱۲ باب کی ۱۳ آیت میں یوں مرقوم ہے "کیونکہ ایک ہی روح سے ہم سب ایک ہی بدن میں بپتسمائے گئے ہیں"۔ اس میں کچھ شک کہ ہمیشہ آدم سے لیکر زمین پر ایماندار لوگ



موجود ہے۔ میں جو کہ وے پیش مستقبل نجات دہندہ کی نسبت واقفیت رکھتے تھے۔ آدم۔ ہابیل حنوق اور بےشمار ایماندار بلاشبہہ اُس شخص پر بھروسہ رکھتے تھے۔ وے قربانی موعود کے خون سے راستباز ٹھہرائے گئے تھے۔ اُن کو زندگی اور راستبازی حاصل تھی اور وے ابدالآباد مبارک رہینگے لیکن وے ہمیشہ علیحدہ علیحدہ اور فرد فرد تھے ("راستباز شخاص") مگر روح القدس کی آمد کے وقت سے فرداً فرداً مسیحی ہونا کوئی شے نہیں۔ روح نے یگانگت کو خلق کیا ہے اور ہم کو حکم ہے کہ اس یگانگت کو قائم رکھیں اِس بات سے ہم علیحدہ علیحدہ مسیحی کی ذمہ داری کو معدوم نہیں کرتے کہ ہم بخوبی واقف ہیں کہ یہہ ذمہ داری لازمی رہتی ہے مگر بات یہہ ہے کہ خدا اب زمین پر ایک بدن طیار کر رہا ہے جو مصلوب اور قیامت یافتہ اور آسمان پر جلالی مسیح کے ساتھ یگانگت رکھتا اور جو خدا کی نظر میں حقیقتاً ایک بدن ہیں روح القدس سے بپتسما پا گیا ہے اور مسیح کے ساتھ جو آسمان پر صعود کر گیا اور اُنکا سر ہے یگانگت رکھتا ہے۔ البتہ اب ہم اُس جملے کے معنے سمجھ سکتے ہیں جو افسیوں کے اول باب میں مندرج ہے "کلیسیا جو اُس کا بدن ہے"۔ اور عزیزو کیا یہہ کہنا مبالغہ ہے کہ یہہ بلاہٹ اعلٰی ترین بیحد پر افضل ہے؟ یا یہہ کہ یہہ طریقہ نہایت پُرفضل اور مبارک ہے جس سے خدا اپنی مخلوقات کے ساتھ سلوک کرتا کہ فرداً فرداً ایمانداروں کو اپنے پیارے بیٹے کے ساتھ یگانگت میں از سرِ نو خلق کرتا اور روح اقدس کے وسیلے ایک دوسرے کے ساتھ یک بناتا ہے؟ ہمارا سر آسمان پر ہے اور کلیسیا بھی اُس کے ساتھ آسمانی مکانوں میں سرفراز ہے ہم اُس کے بدن کے اعضا۔ اُس کے گوشت اور ہڈیوں میں شریک ہیں۔ یہہ ایک بڑا بھاری بھید ہے اور مسیح کی موت ان تمام عجیب برکتوں کی بنیاد اور اصل ہے وہ مُوا تاکہ وہ خدا کے فرزندوں کو جو تتر بتر تھے ایک میں جمع کرے۔

پس خدا کی کلیسیا کی ہستی مسیح کی موت سے پیشتر معدوم تھی اور اُس کی ہستی کیونکر موجود ہو سکتی تھی درحالیکہ مسیح نہ ابھی صعود یافتہ ہوا اور نہ اُس کا سر بنا تھا ہے۔ لیکن افسیوں کے ۲ باب ۱۵ آیت میں یوں مرقوم ہے اور اُس سے سوال کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ "چنانچہ اپنا جسم دیکے دشمنی کو یعنے شریعت کے حکموں اور رسموں کو کھو دیا تاکہ وہ صلح کروا کے دو سے آپ میں ایک نیا انسان بناوے" اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح نے وہ کام کیا اور اپنے جسم میں کیا جس سے حکموں اور رسموں کی نسبت ہر ایک سوال طے ہو گیا ہے۔ یہہ کام اُس نے اپنی صلیبی موت کے ذریعے شریعت کی لعنت کے حمال سے پورا کیا۔ اُس نے اِس کو بیچ میں سے اپنے جسم میں اُٹھا ڈالا۔ کیوں یہہ بیچ میں سے اُٹھایا گیا اور کیوں ضرور تھا کہ مسیح شریعت کی ہر غایت کو پورا کرے اور مصلوب ہو اور لعنت ٹھہرایا جاوے؟ چنانچہ لکھا ہے "ملعون ہے ہر ایک جو لکڑی پر لٹکایا جاتا" اور کہ "مسیح نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کہ وہ ہمارے بدلے خود لعنتی ہوا" اُس کی علت غائی کیا تھی؟ جواب یہہ ہے کہ کسی بہتر شے کو بیچ میں داخل کرے یعنے مسیح ہوا تاکہ ایک شے کو نیست کرے اور دوسری کو بیچ میں داخل کرے لہذا دوسری شے برپا نہیں ہو سکتی تھی جب تک کہ پہلی برخاست نہ ہو لے۔ یہہ تو ہمکو معلوم ہو گیا ہے کہ وہ پہلی شے جو برخاست کی گئی کیا تھی۔ اب سوال ہے کہ وہ دوسری شے جو برپا ہوئی کیا تھی؟ جواب یہہ ہے کہ "نیا آدمی" یعنے خدا کی کلیسیا جو بدن سے مشابہہ کی گئی ہے یعنے مسیح سر اور ایماندار اُس کے بدن کے اعضا اور سر اور اعضا ملکر ایک بدن بنتے ہیں اور یہہ ایک "آدمی" ہو جاتا ہے یعنے مسیح اور اُس کے اعضا یہہ "نیا انسان" ہے جو اُس میں خلق ہوا ہے۔ یہہ ایماندار یہودیوں اور ایماندار غیر اقوام میں سے مسیح میں جو سر ہے روح اقدس کے ذریعے ایک بنتا ہے یعنے دو کا ایک۔ یہہ خدا کی نئی خلقت ہے یعنے "انسان"۔ +

باقی آئندہ

+ + + + +

+ + +

+

مراسلات

ساٹھ سالہ جشن ملکہ معظمہ قیصر ہند دام اقبالہ
اور
قول محمدی کی بطالت

ہر انسان اپنے خیال کے موافق جو چاہتا اپنی زبان سے کہا کرتا ہے۔ مگر انجام وہی ہوتا جو مرضی الٰہی اور اُسکے کلام پاک کے موافق ہو۔ حضرت کی تعلیم موافق جو اُنکے قرآن میں مندرج ہے۔ بیچاری عورتوں کی حالت مردوں کی نسبت جس قدر پست و ذلیل ٹھہرائی گئی وہ بخوبی ظاہر ہے۔ کہ جس میں وہ مردوں کی نسبت نصف اور اُن کی کھیتیاں قرار دی گئیں۔ علاوہ ازیں اُن کی عقل و تمیز کی یہہ خوبی ظاہر کی گئی کہ وہ کسی اعلیٰ درجہ کام کے لائق مطلق نہیں ہیں۔ کہ اگر کسی قوم پر عورت حاکم ہو جاوے تو وہ قوم ہرگز فلاح بھی نہیں پا سکتی۔ چنانچہ مظاہر حق کی جلد سوم کے صفحہ ۲۱۰ پر ابی بکرہ سے ایک روایت مرقوم ہے کہ "کہا جب پہنچی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ خبر کہ فارسیوں نے بادشاہ کیا اپنے اُوپر کسریٰ کی بیٹی کو۔ فرمایا ہرگز نہ فلاح پاویگی وہ قوم کہ والی و حاکم کیا اپنے کام کا یعنے اپنے ملک کے کام کا عورت کو"

یوں تو حضرت کی کل تعلیم اور اُنکے اقوال کی جو کچھ صداقت ہے وہ کلام خدا انجیل مقدس کے مقابلہ سے صریح ظاہر ہے جسکو ہر منصف مزاج خود معلوم کر سکتا ہے۔ مگر حضرت کے اِس قول کی بطالت میں تواریخی دیگر حوالوں کو قطع نظر کرکے صرف ساٹھ سالہ جشن ملکہ معظمہ قیصر ہند دام اقبالہ کی خوشی کے واقعہ کو پیش کرنا نہایت عمدہ اور صریح ثبوت ہے کہ جس کے لئے خوشی اور خدا کے

حضور شکرگذاری آجکل تمام دنیا پر یعنے انگلستان ہندوستان آسٹریلیا۔ اور دیگر ممالک کے بعض حصّوں اور بحری جزیروں میں جو ہماری ملکہ معظمہ قیصر ہند کے عہد سلطنت میں پھیلائی اور کی گئی کہ جس کی یادگار زمانہ کے آخر تک تواریخ میں موجود رہیگی جو نہ صرف اِس لئے منائی گئی کہ خدا نے اُس کو اپنی برکتوں سے مالامال کیا۔ بلکہ خاصکر اِس لئے بھی کہ اُس کے عہد سلطنت میں جو جو فوائد و آرام نہ صرف اس کی قوم کو بلکہ اُس کی کل رعایا کو حاصل ہوئے وہ نہ صرف انگلستان کے۔ بلکہ خصوصاً ہندوستان کے لئے زیادہ تر شکرگذاری کے باعث ہیں کیونکہ اِس ملک ہند کی سابق حکومتوں کے زمانہ کی حالت جو اِس سلطنت سے پہلے تھی وہ ابھی تک اکثروں پر بخوبی روشن ہے ✦

پس ملکہ معظمہ قیصر ہند وکٹوریہ کے عہد سلطنت کو اس قدر دراز اور ایسی برکتوں اور خوبیوں کا باعث کس چیز نے کیا۔ ظاہر ہے کہ خدا کا خوف (امثال ١: ٧) اور اُس کے پاک کلام کی فرمانبرداری اِن سب برکتوں اور خوبیوں کی اصلی بنیاد ہے (متی ٦: ٣٢) کیونکہ ہر انسان مرد ہو یا عورت جو اُس کے خوف اور اُس کے کلام پر عمل کرنے والا ہے۔ وہ عادل خدا تعالیٰ بھی اپنی مرضی کے موافق اس کو اپنی آسمانی اور زمینی تمام برکتوں سے ضرور مالامال کریگا۔ اور کسی انسان کا ہرگز مقدور نہیں کہ اُس کی برکت اُس سے چھین سکے ✦

راقم ..... ایک واعظ انجیل

کِنعان سے آدھے پر رہگیا

"طیرا نے اپنے بیٹے ابرام۔ اور پوتے ہران کے بیٹے لوط۔ اور بیٹے کی بی بی سارا اور ابرام کی بی بی کو ساتھ لیا۔ یہہ سب کے سب۔ مقام اُور واقعہ کلدانیہ سے سرزمین کنعان کی طرف چلے اور ہاران پہنچکر ٹھہر گئے اور وہیں آباد ہو گئے۔ طیرا کی عمر دوسو دِن اور پانچ برس کی ہوئی اور وہ ہاران ہی میں مرگیا"

پیدایش۔ ٢: ٣١، ٣٢

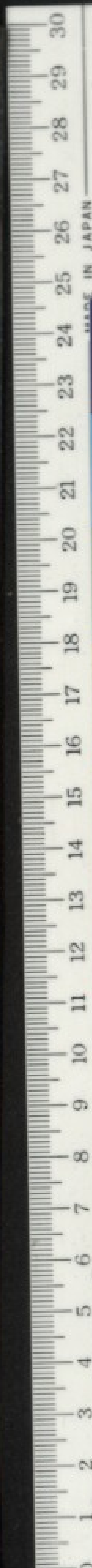
سرسری نظر سے دیکھو تو اِس فقرہ (مندرجہ پیشانی) سے ہم کو بیش ازیں معلوم نہیں ہوتا کہ یہہ ایک تاریخانہ واقعہ ہے اور بس۔ خاص اس میں کوئی روحانی اشارہ مضمر ہے نہ مذہبی کنایہ مگر ہم کو بھولنا نہ چاہئیے کہ زندگی کے خفیف واقعات۔ اکثر مفید نصیحتوں سے پُر ہوتے ہیں۔ چونکہ انجیل مقدس تمامیہ وحی منجانب اللہ ہے اور بندوں کے لئے مفید۔ لہذا ہمارا فرض ہے کہ اِس تاریخانہ واقعہ کو بغور دیکھیں اور اس سے کچھ نہ کچھ مفید اور نتیجہ خیز سبق لیں ✦

میں دیکھتا ہوں کہ کئی ہفتہ سے میرے دل پر ایک بوجھ سا ہے۔ یہہ کوئی جسمانی بوجھ نہیں بلکہ روحانی ہے۔ اور روحانی بھی ایک خاص قسم کا ہے۔ وہ یہہ کہ۔ اس وقت ہمارے بیچ۔ اور خاصکر نوخیز جماعت میں اکثر ایسے موجود ہیں جنہوں نے گھر میں نہایت اعلیٰ اور عمدہ تعلیم و تربیت پائی ہے۔ مذہبی اصول اچھی طرح سیکھے ہیں۔ وہ آٹھویں روز گرجا جاتے ہیں۔ اُن کو انجیل مقدس کی متواتر دعوت دیجئی ہے۔ ان کے دِل مذہبی برکات سے متاثر اور نیک کام کرنے کے شوق اور ارادہ سے لبریز ہیں۔ انجیل خوانی اور آدائے نماز کیجانب مائل ہیں۔ بلکہ وہ نیک راستہ میں قدم بھی اُٹھا چکے ہیں۔ لیکن جہانتک میں دیکھتا ہوں چلتے چلتے دفعتہً رُک گئے ہیں اور کچھ اس طرح رُکے ہیں کہ گویا مسیح سے آدھے راستہ پر کھڑے دکھلائی دیتے ہیں کرسچن اینڈیور سوسائیٹی کے ممبروں میں۔ پُرانے خیال کے بزرگوں میں جو عادتاً گرجا کے پابند ہیں۔ بلکہ بیشتر مذہبی جماعتوں میں اس طرح کے اشخاص بکثرت پائے جاتے ہیں۔ پس یہہ آیت جس میں بظاہر۔ محض ایک تاریخانہ واقعہ مذکور ہے۔ ایسوں کے لئے نہایت ضروری اور کارآمد سبق ہے ✦

ابرام کا باپ طیرا۔ اپنی ہمشیرہ سمیت اُور میں سکونت پذیر تھا۔ اور صوبہ کلدانیہ کا ایک شہر بُت پرستی اور بدکاری میں بہت مشہور تھا۔ خدا نے طیرا کو حکم دیا کہ شہر اُور کو ترک کر کے کنعان چلا جائے۔ چنانچہ وہ اپنے خاندان سمیت ترک وطن کر کے کنعان کی طرف چلا۔ اور منزلوں پر منزلیں طے کرتا۔ جب اس مقام پر پہنچا جو ہران کہلاتا تھا۔ اور شہر اُور اور کنعان کے عین وسط میں واقع تھا تو اُس نے مقام کیا۔ غالباً اِس لئے کہ وہ فرمان باری تعالیٰ کی تعمیل کرتے کرتے۔ یعنے چلتے چلتے تھک گیا ہوگا۔ اِس کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ طیرا یہاں آباد ہوگیا اور اس سے بھی بڑھکر یہہ کہ آخر کو یہیں مرگیا ✦

غور سے دیکھو تو اس نے اپنے فرض منصبی سے چشم پوشی نہیں کی۔ بلکہ اُس کو خوب دیکھا اور پہچانا اور اس کی تعمیل شروع بھی کی۔ یعنی کلدانیہ سے رخصت ہو کر کنعان کی طرف چلا۔ مگر چلتے چلتے۔ مقام ہاراں میں۔ گویا منزل مقصود کے آدھے پر۔ ٹھہر گیا۔ اور آخر کار یہیں مرگیا اِس تمام نقل و حرکت کا ماحصل یہہ ہوا کہ گویا وہ کبھی چلا ہی نہ تھا ✦

ای حاضرین۔ جس طرح طیرا۔ کنعان سے آدھے پر رہگیا۔ اُسی طرح ہم میں سے اکثر ہیں جو مسیح سے آدھے پر رہگئے ہیں۔ اِس سے میرا یہہ مطلب نہیں کہ بہشت سے آدھے پر رہجاتے ہیں۔ کیونکہ خدا کے سچے بندے جلد یا بدیر۔ آگے یا پیچھے اپنی اپنی منزل مقصود (نجات ابدی) کو ضرور پہنچ جاتے ہیں۔ ایک بھی باقی نہیں رہتا۔ مگر مطلب یہہ کہ بعض بہ تعمیل حکم الٰہی چل تو پڑتے ہیں۔ مگر مسیح سے آدھے



پہ رہجاتے ہیں +

(۱) ای پڑھنیوالو اگر آپ میں سے اس قسم کے آدمی موجود ہیں اور مجھے امید ہے کہ ضرور ہونگے۔ تو میں اُن سے التماس کرتا ہوں کہ آؤ اس خفیف تاریخانہ واقعہ پر غور کریں۔ اور اندازہ کریں کہ تمہاری حالت طیرا کی حالت سے کہانتک مشابہ ہے +

ا۔ اول یہہ کہ فرمانِ الٰہی تم تک پہنچا۔

تمہیں کسی طرح اس سے انکار نہیں کہ خدا نے حکم دیا اور تم نے اُس حکم کو سنا۔ بیشک اُس نے تمہیں کئی مرتبہ اور کئی طرح حکم دیا۔ مثلاً۔ یاد ہوگا کہ ایک مرتبہ رات کو تم چاندنی میں تنہا بیٹھے تھے۔ ہر طرف ایک سناٹے کا عالم تھا۔ اور جس طرح تمہارے گرد و پیش ہر چیز ساکن و ساکت دکھلائی دیتی تھی۔ اُسی طرح تمہارے دل پر بھی ایک خاص قسم کی کیفیت سکوت طاری تھی۔ اس حالتِ خود رفتگی میں دفعتاً تمہارے دِل پر روحانی خیالات کا اس درجہ ہجوم ہوا کہ گویا ایک پوشیدہ فوج تھی کہ یک بیک یمین و یسار سے نکلکر میدان جنگ میں پھیل گئی تھی۔ اور اس کے ساتھ ہی تم پر الٰہیانہ اثر غالب ہوگیا۔ تمہاری جمیع خواہشات۔ صدق و صفا اور قدس و اخلاص کے رنگ میں رنگی گئیں۔ اس عالمِ بیخودی میں خدا جلوہ گر ہوا۔ تم نے اُس کی پاک آواز سُنی۔ کہ "ای شخص اب بھی سیہ کاریوں سے باز آ اور مسیح سے رجوع کر"۔ تم یعقوب کی طرح یہہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ "بیشک خدا یہاں پرتو افگن تو تہا۔ مگر مجھے معلوم نہ ہوا"۔ اس لئے کہ مصداق الحقیقت یہاں تھا اور تم اس سے بخوبی آگاہ تھے۔ بیشک تم جانتے تھے بلکہ خوب سمجھتے تھے +

اسی طرح ایک اور دن۔ تم کچھ محزون دل افسردہ دل ایک گاڑی میں سوار ہوئے۔ گاڑی نہایت آہستہ آہستہ شہر خوشناں کے جانب چلی۔ ہر طرف خامشی کا عالم تھا۔ ہر شخص کے لبوں پر گویا مہر سکوت لگی تھی۔ اور چہرہ سے رنج و غم عیاں تھا۔ کوئی آواز نہ سنائی دیتی تھی۔ کہ یک بیک ایک باریک سی آواز۔ کچھ کچھ سکوت پسندی کے پیرایہ میں تمہیں گوشِ دل سے سنائی دی کہ "اب بھی تم گناہ سے باز نہ آؤ گے۔ اور مسیح کی طرف رجوع نہ ہوگے"۔ کچھ یہہ نہ تھا کہ تم سمجھتے نہ ہو۔ نہیں۔ تم خوب سمجھتے تھے۔ اور اُس آواز کو بخوبی سنتے تھے +

پھر ایک مرتبہ اتوار کی شام کا ذکر ہے کہ تم خانہ خدا میں داخل ہوئے۔ یہاں خدا کا ایک ناچیز بندہ اُس کے ہیبتناک پیغام سنا رہا تھا۔ جس میں ان لوگوں کے روحانی خدشات اور خطرات کا ذکر تھا جو ابھی مسیح کے دامن حمایت میں نہیں آئے۔ وہ خطرات جو حقیقی۔ یعنی اور نہایت خوفناک ہیں اس پیغام برنے تمہیں بڑی شفقت سے مسیح کے دامنِ حمایت میں پناہ لینے کی دعوت دی۔ وہ دامن جو حقیقت کاروں کو۔ گناہ سے۔ سزا سے۔ اور عقوبت سے۔ ابدی نجات دیتا ہے۔ اُس نے باواز بلند کہا کہ "آؤ۔ جو تم میں سے آنا چاہے آجائے"۔ تم اس پیغام کو خوب سمجھتے تھے کیونکہ بالکل صاف اور سادہ الفاظ میں تھا۔ تم یہہ بھی چاہتے تھے کہ اس آواز کے منادی تم ہی ہو۔ غرضکہ روح القدس کا پیغام۔ تمہارے دل کو لگتا تھا جس طرح نشانہ پر تیر۔ تم اس مشفقانہ بلکہ مربیانہ دعوت سے اچھی طرح واقف تھے۔ اور اس کو خوب سمجھتے تھے +

بیشک اس پیغام کی آواز بالکل صاف تھی۔ اور جس طرح طیرا کو صریحاً حکم ہوا تھا۔ کہ "اور کو چھوڑ کر کنعان چلے جاؤ"۔ اسی طرح تمہیں بھی صریح طور سے ہدایت ہوئی تھی۔ کہ "گناہ سے باز آؤ اور مسیح کی طرف جاؤ"۔ کیا اتنی آوازیں تمہارے لئے کافی نہیں؟ یہہ تمہیں مہلکات سے آگاہ کرتے ہیں۔ یا اُن سے بچاتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ بعض ہم میں سے کم سن ہیں۔ مگر نہ اس قدر کہ یہہ آوازیں بھی سن اور سمجھ نہ سکیں۔ "گناہ سے باز آؤ اور مسیح سے رجوع کرو"۔ مزید براں۔ ہم میں اکثر ذیشعور اور سن بھی تو ہیں۔ خلاصہ یہہ کہ قریب قریب سب۔ یہہ آواز بخوبی سنتے اور سمجھتے ہیں یہہ علیحدہ امر ہے کہ متواتر سنتے سنتے معمول ہو جائے۔ اور کانوں میں دھیمی پڑ جائے۔ یہانتک کہ ہمیں اُس کی طرف اصلاح توجہ نہ رہے۔ مگر بتاؤ تو۔ کہ اس حد تک تمہارے میں اور طیرا میں کیا فرق ہے۔ دونوں برابر ہو۔ تم نے بھی آواز سنی۔ اور اُس نے بھی۔

اب آواز سن کر جس طرح طیرا چلا تھا۔ تم بھی چلے۔

کیا ناظرین میں ایسے نہیں جو میرے اس بیان کا ذاتی تجربہ رکھتے ہوں۔ نہیں۔ ہیں اور ضرور ہیں۔ غرضکہ تم اپنی جگہ سے چلے۔ تم نے اپنی انجیل جو مدت سے الماری میں دھری دھری گرد آلودہ اور خراب و خستہ ہوگئی تھی اُٹھا کر اور اس کو جھاڑ پونچھکر۔ تلاوت شروع کی۔ تم گرجا بھی گئے۔ اور انجیل کے وعظ کو بڑے خشوع و خضوع سے سننے لگے۔ تم نے گھر پر واپس آکر نماز پڑھی۔ بظاہر تمہارا آغاز بہت اچھا ہوا۔ مگر میں اس کو درحقیقت اچھا نہیں کہہ سکتا۔ اس لئے کہ طیرا کی طرح تم بھی منزلِ مقصود کے آدھے پہنچے +

اب تیسری تمثیل لو۔

اب تک تو یہی تھا کہ تم آدھے منزل پر تھے۔ اب اور زیادہ مشکل یہہ آن پڑی کہ طیرا کی طرح تم تو آدھے پہ آکے ٹھہر ہی گئے۔ تمہیں یاد ہے کہ کتاب مقدس میں لوط کی بی بی کا ذکر ہے۔ خدا کا حکم ہے کہ ہم اس واقعہ کی یاد رکھیں۔ یہہ ایک نہایت معصیت کار شہر کے رہنیوالے تھے۔ آخرکار۔ رفتہ رفتہ خواب غفلت سے بیدار ہوئے یعنے خدا نے رحمت کا فرشتہ بھیجکر اُس کی دستگیری کی اور اُس کو بدی کے طوق و زنجیر سے مخلصی بخشی۔ چنانچہ وہ اس سیہ کار شہر سے جس کو سدوم کہتے تھے۔ چلے گئے۔ اور بظاہر۔ خوفناک تباہی سے بچ گئے۔ مگر اس

سے کچھ بھی فائدہ نہ ہوا - کیونکہ ایک حسرت آلود نگاہ واپسیں نے اس کو دوبارہ قعرِ ہلاکت میں پھینکدیا - صرف ایک نظر جس سے شوق - بدعقیدہ - بیچینی - اور حرص بیجا ٹپکتی تھی - چنانچہ "سفرنامہ زائر - (پلگرمز پروگریس) میں لکھا ہی کہ قافلہ کے ایک شخص کو چلتے چلتے اچانک ایک بلند تودہ نمک پیش آیا - پوچھنے سے معلوم ہوا کہ یہہ لوط کی بی بی تھی - تمہیں اس زائر کا نام بھی یاد ہی ؟ - سوچو - بہا ایک پتہ دینے والا نام ہی - لو - مجھے یاد آگیا - اُس کا نام ہونہار - (ہوپ فل) تھا - یہی وہ شخص تھا جسکو لوط کی بی بی کی سرگذشت سے سبق لینا نہایت ضروری تھا - آہ کتنے ہونہار جوان اور بڑھے - مرد اور عورت بدی کے مرض میں مبتلا رہتے ہیں - اور پھر مکروہات دنیاوی کو یکلخت ترک کر کے خدا کی طرف مائل ہوئے ہیں مگر بدنصیبی سے لبِ بام پہنچکر رہ گئے ہیں اور اخیر کو تباہ و برباد ہو گئے ہیں - تم ہی بتلاؤ - تم تو خاصی طرح سیدھے راستہ پر پڑلئے تھے - پھر تمہیں کیا ہو گیا - کیوں رُک گئے کوئی شخص نجات سے خواہ کتنا ہی قریب ہو - ممکن ہی کہ ایک ذرا پیچھے پھر کر دیکھنے سے قعرِ ہلاکت کا لقمہ ہو جائے - چنانچہ روت کی بہن اور فہ کی یہی حالت ہوئی - دیکھو مُواب کو چھوڑ کر - کس طرح روت اور نامی کے ہمراہ بیت اللحم کے راستہ پر پڑی تھی - اور مواب کے دام تزویر و تحریص سے کس طرح آزاد ہو گئی تھی - اور بنی اسرائیل اور خدائے بنی اسرائیل کی جانب کیونکر رجوع تھی - مگر تھوڑی دور چلی تھی کہ بدنصیبی سے - اپنی اعزا و اقارب سمیت جاہل کافروں میں آپہنچی - اور ایسے پھنسی کہ وہیں کی ہو رہی - پھر کسی کو اُس کا پتہ نشان نہ معلوم ہوا +

اس قسم کی مثالیں قدرت کی تاریخ ہی میں کیوں ٹٹولتے ہو - آج اس زمانہ میں - خاص اپنے ہی دوست آشناؤں کو دیکھو - صدہا ایسے ملیں گے کہ تمہارے دیکھتے دیکھتے - مسیح کی آسمانی بادشاہت کی گویا سرحد پر پہنچکر گم گشتہ و مضلول ہو گئے - ممکن ہی کہ اِس گم گشتگی کی وجہ یہہ ہو کہ لوگوں نے اُن پر آوازے کئے ہوں پھبتیاں اُڑائی ہوں - یا اس کی متانت - سنجیدگی اور محویت کو ضرورت سے زیادہ سمجھکر مضحکہ کیا ہو - ممکن ہی کہ اس طرح کی دلشکن طعن و تشنیع سے وہ دق ہو گئے ہوں اور خداوند تعالیٰ کی رضا جوئی میں جو وہ حد درجہ کی سعی کرتے تھے - اُس سے اُن کو ایک طرح کی خجالت آنے لگی ہو اس سے تنگ ہو کر وہ اپنے حسن عقیدت کو خیرباد کہہ بیٹھے ہوں - خیر جو کچھ بھی ہو - لیکن بتاؤ تو سہی کہ یہہ لوگ منزلِ مقصود سے دور ہیں کہ نزدیک - ان کی روحانی امیدیں ابھی چمکتی ہیں کہ تاریکی میں چھپ گئیں - تمہیں اُن کے انجام بخیر ہونے میں کیا توقع ہی - کم یا زیادہ - آہ ! اِس سے بڑھکر اور کس کام میں مسرت ہو گی - کہ ہم خدا کی پاک آواز سنیں - اور گناہ سے باز آ کر مسیح کی طرف رجوع ہوں - مگر اس سے زیادہ افسوسناک بھی اور کچھ نہیں کہ راہِ خدا میں چلکر آدھے پہ رہجائیں - یہہ تو ایسا ہی کہ گویا ہم کبھی چلے ہی نہ تھے - طیرا کو اس سے کیا فائدہ ہوا - کہ ترکِ وطن کر کے اُور سے کنعان کی طرف چلا - مگر آدھے منزل پہ حران میں رہگیا - اور آخر کار وہیں مرگیا - اسی طرح اور فہ کو اس سے کیا حاصل ہوا کہ راستہ کاٹ کر بیت اللحم کی راستہ پر پڑی - مگر آخر کو گمراہ ہو گئی - اگریپا کو کیا ملا کہ اُس نے پولس سے یہہ کہا کہ "عیسائیت کی ترغیب تم نے مجھے دی" حالانکہ حرص منصب اور جاہ طلبی نے اُسے بالآخر باز رکھا فیلکس کا انجیل مقدس کے اثر سے کانپنا بالکل فضول تھا - جب کہ اُس نے خدا سے دیدہ و دانستہ استدعا کی - کہ میرے آرام و آسایش کی نگہبانی کر - یا اس نوجوان فرمانبردار کو جس کا کتاب مقدس میں تذکرہ ہی - اُس سے کیا نفع ہوا کہ اول مسیح کے حضور میں بڑے ذوق شوق سے آیا - مگر پہنے آپ کو اس کے حوالہ نہ کر سکا - اور آخر کو یونہی چلا گیا - اوروں کا کیا ذکر - تم ہی کیا اچھا کرتے ہو کہ خدا کی پاک آواز - انجیل مقدس کا وعظ سنتے ہو - راہِ خدا میں قدم بھی اُٹھاتے ہو چلتے ہو مگر آدھے پہ پہنچ کے رہ جاتے ہو - یہہ وہ نازک مقام ہی کہ طیرا اس سے نہ نکل سکا - اور فہ نے یہاں جان دی - اگریپا یہیں مرگیا - فیلکس یہیں رہگیا - نوجوان فرمانبردار یہیں کھیت رہا - افسوس صد افسوس کتنے آدمیوں نے اس آدھے پہ جان دی - حاران بظاہر کو تو کنعان سے - مگر اصل میں گویا مسیح سے آدھے پر سمجھو - آہ ! اِس عبرت خیز مقام میں کتنی قبریں ہیں جو تودہ حسرت و یاس کی طرح دکھلائی دیتے ہیں - اگر چشمِ بصیرت سے دیکھو تو ان میں سے ہر قبر کے سرہانے یہہ کتبہ ملیگا - "ادھوری نجات پائی" بہ الفاظ دیگر یہہ کتبہ ہی ! اِس لئے کہ "ادھوری نجات" اور "ادھوری ہلاکت" کے ایک ہی معنے ہیں +

تم میں سے اکثر نے جہاز (موسومہ دی رئیل چارٹر) کا حال پڑھا ہوگا - یہہ کرہ زمین کے گرد گھومنے کے لئے انگلینڈ سے چلا - اور صحیح سلامت گھوم بھی آیا - مگر سلی ویلز کے قریب پہنچکر اس طرح غرقاب فنا ہو گیا - جس طرح ایک قطرہ آب - لب جو پہنچکر یک بیک پانی میں فنا ہو جاتا ہی - ایک پادری صاحب جو کپتان کی بیوہ کو صدمات دلانے گئے تھے - بیان کرتے ہیں کہ جہاز غرق ہونے سے قبل قلعہ بندرگاہ کو ٹنزٹون سے خیر رسی کا تار دیا کپتان کی بی بی نے نہایت خوش و خرم - شام کا کھانا تیار پر چنا - اور شوق منتظر سے اپنے رفیق کا انتظار کرنے لگی اتنے میں ایک قاصد بھاگتا ہوا آیا اور آنے والے کے مرنے کی خبر لایا - پادری صاحب فرماتے ہیں کہ بیچاری

اور دلخراش سماں میں کبھی نہ بھولونگا - بدنصیب بیوہ فرط غم و اندوہ سے بےحس ہوگئی تھی - نہ آنکھ میں آنسو نہ لب پر بین - دیوانہ وار میرے ہاتھ پہ ہاتھ مارتی تھی اور کہتی تھی کہ آہ ! گھر سے آستانہ نزدیک اور مہیرا اتنا دور کہ میرے دسترس سے باہر" غرضکہ کوئی شخص نجات سے خواہ کتنا ہی قریب ہو ممکن ہی کہ پوری نجات بدوں ہلاک ہوجائے یہہ ان لوگوں کے طور و انداز نہیں جو حقیقت میں طالبانِ مسیح ہیں - اگر وہ دل سے ڈھونڈیں تو ممکن نہیں کہ نہ پائیں - جوئندہ یابندہ - من جد وجد - مسیح کا قول ہی کہ "مانگو اور لے لو - ڈھونڈو اور پاؤ - دروازہ کھٹکھٹاؤ اور کھل لوؤ - دمن دق باب کریم فتح - در فیض است دشتیں از کشایش ناامید انجا - برنگ دانہ از بر قفل سر و بر کلید انجا +

(باقی آئندہ)

واقعاتِ اکبرائی

تیجاجی کا میلا اجمیر میں

حضرات اپنا ملک جیسا کچھ نکمی رسومات کے لئے مشہور ہی وہ آپ سے پوشیدہ نہیں ہی - ان میں سے ایک میلا ایسا لفظ ہی جس کے معنے ہر شخص خیال کرسکتا ہی کہ یہہ ایک ایسا مجمع عام ہوتا ہی جس سے کہ ہر فرد بشر خوشی حاصل کرتا ہی لیکن جہاں یہہ میلے ایک خوشی کے حاصل کرنے کا باعث ہوتے ہیں وہاں دوسرے پہلو میں بالکل باسر اسر ملک کے زوال اور مفلسی کا سبب معلوم ہوتے ہیں - صدہا گرہ کٹ اپنا گھر بنا لیتے ہیں - اور علاوہ ازیں نفسانی خیالات والے لوگ ہر کس و ناکس کی مستورات کی عزت کا شکار کرتے ہیں - اب اس چھیڑ چھاڑ کو یہاں ختم کرتے ہیں اور اپنے عنوان بالا کی طرف عنانِ قلم کو پھیرتے ہیں - اضلاع راجپوتانہ میں تیجاجی کا ساکوئی میلا اہل ہنود میں مشہور نہیں مورخہ ۹ ستمبر ۱۸۹۹ء کو اس میلا کے دیکھنے کا ہمارا بھی اتفاق ہوا - اس کی نسبت صدہا روایات ہیں لیکن ان میں سے ایک دلچسپ یہہ ہی کہ تیجاجی صاحب ایک جاٹ کے یہاں پیدا ہوئے - آپ اپنے سن طفولیت سے اپنی قوم کی بہتری کے لئے بہت کچھ کرتے رہتے تھے - علاوہ ازیں شجاعت میں بھی مشہور تھے ایک روز کا ذکر ہی کہ آنحضرت اپنی سسرال تشریف لیگئے وہاں آپ کی خوب خاطر تواضع ہوئی - اتنے ہی میں آپ کی سالی صاحبہ آکے رونے لگیں - اور بولیں کہ برادر من آپکا آنا ایسے برے شگون کا ہوا کہ میری ۱۵۰ گائیں کھوگئیں آپ نے فرمایا کہ کھانا مجھے حرام ہی جب تک کہ گائیں پیچھے نہ لاؤں - پس بایں خیال آپ چلدیئے راستہ میں ایک اژدہا آگے پڑ گیا اور بولا کہ تیری بلس نے بد دعا دی ہی - اس لئے میں تجھے کھاؤں گا - آپنے اژدہا سے التماس کی کہ مجھے اپنی سالی کے کام کو پورا کرآنے دیجئے بعد ازاں شوق سے آپ کھائیے - جب آپ گائیں لینے گئے اس وقت آپ سے اور ڈاکوؤں سے سخت جنگ ہوئی - یہانتک کہ آپ کی ہتھیلی اور زبان کے علاوہ ہر ایک عضو تیر سے چھد گیا تھا - جب آپ گائیں لیکے اپنی سالی کے پاس واپس آئے - اس وقت اس وعدہ کا خیال بھی آیا جو کہ اژدہا سے جاتے وقت کیا تھا - سانپ سے کہا مجھے کھائیے - میں اپنے قول کے مطابق حاضر ہوں سانپ نے آپ کی زبان میں کاٹا اور آپ راہِ عالم بالا ہوئے بعد ازاں آپ کی بی بی صاحبہ آپ کے ساتھ ستی ہوگئیں - اسوقت سے عوام الناس کے دل پر یہہ بات نقش ہوگئی کہ تیجاجی صاحب اپنے وعدہ کے مرد ہیں دیکھئے اپنی سالی کی مراد پوری کرنے کے لئے اپنی جان شیریں کو کباب کیا - پس اب سے جن مستورات کے اوپر کوئی قسم کی مشکل آن پڑے انہیں لازم ہی کہ آپ کی منت مانے آپ ان کی مراد کو پورا کریں گے - یہہ بات ہنوز راجپوتانہ میں جاری ہی - ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس بے بنیاد قصہ میں کہانتک صداقت ہی لیکن ساتھ ہی اس کے ایک بہت بڑا سبق سیکھ سکتے ہیں وہ یہہ ہی کہ انسان کو اپنے وعدہ کا وفا کرنے والا ہونا اشد ضروری ہی +

رسالہ مرات الہند

ہم معززین ناظرین نورافشاں کو بصد مسرت اطلاع دیتے ہیں کہ رسالہ مرات الہند کی قیمت میں اب بہت کمی کردی گئی ہی - جو بالکل مفت کے برابر ہی - یعنے صرف آدھ آنہ قیمت ناظرین نورافشاں کے لئے رکھی گئی ہی یہی ایک کتاب ہی جس میں ایک مسلمان مصنف نے مسیحیوں کی حمایت کرکے بیجا اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا ہی - اب یہہ رسالہ بارسال ۔ر قیمت اور ۔ر محصول خیرنگر دروازہ شہر میرٹھ کے پتہ سے بنام مسٹر نیاز احمد صاحب درخواست کرنے پر مل سکتا ہی - واقعی مصنف نے مسیحیان ہند پر بڑا احسان کیا - ہمیں امید واثق ہی کہ ہمارے معزز ناظرین اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ کھوئیں گے -

(راقم رپورٹر)

مُلکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

شملہ - ستمبر ۹ - بتلایا جاتا ہی کہ آفریدی ملاؤں کی ترغیب سے ہر ایک حملہ جو اُن کے ملک پر کیا جاویگا روکنے کو تیار ہیں +

لندن - ستمبر ۱۰ - یونان اپنے محصول کو غیر سلطنتوں کے قبضہ میں دینے کو تیار ہے مگر تاہم اہلے یورپ اس بات پر متفق نہیں ہیں کہ پہلی قسط کی ادائگی کے پیشتر تھسلی خالی کیا جاویگا کہ نہیں +

ہونگو - ستمبر ۱۱ - قلعہ گریگیزی پر جو حملہ دشمنوں نے ۳ ستمبر بروز جمعہ کیا تھا - اُس میں اُن کو سخت نقصان اٹھانا پڑا - مگر ٹھیک تعداد اب تک معلوم نہیں ہی +

مُلاّں سید اکبر - جس نے اورکزئیوں کو ترغیب دی تھی اب وہ وادی خانگی میں افریدیوں کے ساتھ ہی +

پشاور - ستمبر ۱۰ - یہاں پر افواہ ہی کہ مُلاّں ہڈا انگریزی فوج کا مقابلہ نہیں کریگا - کیونکہ ایسا کہا جاتا ہی کہ امیر نے اُس کے نام پیغام بھیجا ہی کہ جنگ کو بند کر دیوے +

لندن - ستمبر ۱۲ - یونانی تاوان جنگ کی نسبت انگلستان اور جرمنی میں اتفاق نہیں ہی +

انگلستان کہتا ہی کہ یونان کے محصول کی نسبت بل کے پاس کرنے کے ایک ماہ بعد تھسلی کو خالی کر دینا چاہیئے +

جرمنی چاہتا ہی کہ پہلی قسط کی ادائگی کی تاریخ مقرر ہونی چاہیئے +

ہونگو - ستمبر ۱۱ - افریدیوں کا فرقہ خنیسر - گندکی اور خواجہ خضر میں پہنچگیا ہی +

خواجہ خضر میں ملاؤں نے ایک خط پڑھا جس کو وہ کہتے تھے کہ امیر نے بھیجا ہے - اور جس میں امیر کابل کی طرف سے ایک لاکھ بندوقوں اور بہت سا گولہ بارود کا وعدہ تھا +

ملاّں سید اکبر - میر بشر اور قاضی نور احمد افریدی لشکر کے ساتھ ہیں ملاّں کہتے ہیں کہ بندوقیں واکا میں پہنچ گئی ہیں +

شنواریوں کا ایک چھوٹا سا گروہ لشکر کے ہمراہ سنا جاتا ہی +

جمرود - ستمبر ۱۲ - افریدیوں کی نسبت خبر آئی ہی کہ وہ پھر جمع ہو رہے ہیں اور سمانا کی طرف سید اکبر اکاخیل - نور احمد - قاضی ملک خیل و امیر لشکر کے ہمراہ جا رہے ہیں کہتے ہیں کہ ۸۰۰۰ جنگی مرد ہیں +

شملہ - ستمبر ۱۳ - جنرل ٹمن گیس کی فوج کے پچھلے حصے پر ۱۱ کی تاریخ کی رات کو دشمن نے سخت حملہ کیا چھ سپاہی مارے گئے اور ۷ زخمی ہوئے +

کپتان رابنس قدرے زخمی ہوئے - دشمنوں کا نقصان سخت ہوا ہی +

لندن - ستمبر ۱۴ - انگلستان اور جرمنی لارڈ سالسبری کی تجویز کی بنیاد پر متفق ہو گئے ہیں - تھسلی کا خالی کیا جانا تاوان جنگ کی ادائگی پر موقوف چھوڑا نہیں گیا ہی +

ہنگو - ستمبر ۱۳ - کل صبح اورکزئی کے ایک ہزار جوانوں نے سراگری کی چوکی پر حملہ کیا جس میں سکھ نمبر ۳۶ کے ۲۱ جوان تھے +

افریدیوں نے تین بار حملہ کیا - کامل چھ گھنٹوں تک سکھ حملہ روکتے رہے تیسرے حملہ میں دشمنوں نے دروازہ توڑ دیا - اہل قلعہ سب کے سب اس طرف کو جھکے اور دشمن دیواروں پر چڑھ گئے ایک سکھ اکیلے نے بیس دشمنوں کو قتل کیا اور بعد ازاں دشمنوں نے اس کو زندہ جلا دیا +

خبر پہنچی ہی کہ افریدی اور کزئی وادی خانگی میں جمع ہو گئے ہیں اور آج سمانہ کی طرف کوچ کرینگے اور شاید آج رات حملہ کریں گے بیان کیا جاتا ہی کہ اُنکا شمار ۴۰۰۰ ہی +

بنگلور - ستمبر ۱۳ - سنیچر کے روز دن کے ڈیڑھ بجے ایک سونے کی کان میں سخت حادثہ ہوا - ایک شخص نیچے سے اوپر چڑھ رہا تھا - گر پڑا - اس کے نیچے کے تمام آدمی جو چڑھ رہے تھے ساتھ ہی اُن لوگوں پر جو نیچے تھے جا پڑے - ۴۷ لاشیں نکالی گئیں - ۵۰ زخمی ہو گئے ہیں +

شملہ - ستمبر ۱۴ - گوگرا پہاڑی پر جنرل ٹمن گیس کی فوج نے دشمنوں کو اکٹھا پایا - اُنپر حملہ کیا +

شملہ ستمبر ۱۵ - جنرل ٹمین گیس نے قلعہ گلگرش کو کل دس بجے صبح کو دشمنوں کے ہاتھ سے چھوڑا لیا اور شام کے ۵ بجے گلستان کو بھی لے لیا +

کہتے ہیں کہ ہڈی ملاں لوگوں کے جمع کرنے میں قاصر رہا ہی - اغلباً تیرہ کی جانب چلا جاویگا +

بمبئی ستمبر ۱۵ - مسٹر بل گنگادھر تلک اڈیٹر و مالک اخبار کیسری کا مقدمہ آخر فیصلہ کو پہنچا - جوری کے چھ ممبروں نے کل ۹ ممبروں میں سے مسٹر تلک کو مجرم قرار دیا - مسٹر جسٹس سٹریچی نے اٹھارہ (۱۸) ماہ کی قید کی سزا دی - لندن کے اکثر اخبارات اِس فیصلہ سے راضی ہیں کلکتہ کا اخبار انگلشمین کہتا ہی کہ سزا خفیف ہی اخبار پرانو وہ کے اڈیٹر سے مقابلہ کر کے کہا ہی کہ یا تو کیسری کے اڈیٹر کو خفیف سزا ملی ہی یا پرانو وہ کے اڈیٹر کو زیادہ سخت سزا دی گئی ہی +

خیبر رسالے کے ۱۸ شنواری سپاہی جمرود میں رفلیں لئے پہنچ گئے ہیں

مضامین مفید المبتدین

چور نے نہائی چُراکر اُس کے بدلے سُوئی انعام میں دی

بہت دن ہوئے شاید کوئی ستر برس گذرے ہونگے کہ ایک آدمی فتح شاہ نامی سارے دنیوی کام کاج چھوڑ کر ایک غار کے اندر گیا جو کسی پہاڑ کے پہلو میں تھی۔ تاکہ اپنی باقی زندگی وہاں گذارے وہ اپنا تمام وقت دعا نماز میں اور مسافروں کو اپنے باغیچہ سے پھل دینے میں اور اپنے دفن ہونے کے واسطے قبر کھودنے میں صرف کرتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ قبر پچاس فٹ لمبی کھُد گئی۔ یونہی بہت برس گذر گئے اور ان کاموں کے کرنے سے اُس کا نام سخاوت اور پاکیزگی میں مشہور ہوگیا خصوصًا اس کام یعنے قبر کھودنے سے اُس نے بہت ناموری حاصل کی اور کچھ عرصہ بعد بہت لوگ اُس کی قبر کی زیارت کو آنے لگے ✚

ان باتوں کے واقع ہونے کے وقت جن کا میں اب ذکر کرنا چاہتا ہوں دو آدمی اُس قبر کے نزدیک سفر کر رہے تھے۔ یہہ شخص زیارت کی غرض سے نہیں بلکہ کسی اور غرض سے آئے تھے۔ وہ جواہرات کی تجارت کرتے تھے۔ کلّو سے واپس آرہے تھے اور اُن کی تھیلیوں میں بہت نیلم بند تھے چلتے ہوئے آپس میں گفتگو کرتے جاتے تھے اور اُس وقت ایک دوسرے کو بخار کے علاج کی ایک عجیب کہانی سنا رہا تھا کہ ایک مریض نے نو دن تک ایک چھوٹی سی تھیلی کسی خاص پیر کی قبر کی مٹی سے بھری ہوئی اپنے گلے میں ڈالنے سے شفا حاصل کی ✚

دوسرے شخص پر اس کہانی کا کم اثر ہوا۔ اُس نے صرف اتنا کہا کہ مجھے اُسکی نسبت کونین (Quinine) کے مفید ہونے پر زیادہ اعتماد ہے۔ اس کے ساتھی نے جواب دیا کہ تم میں اور کافروں میں تھوڑا ہی سا فرق ہے اس نے جواب دیا کہ شاید یہہ سچ ہے ✚

اتنے ہی میں ایک اور فکر پیش آیا۔ باتیں کرتے کرتے رستہ بھول گئے اور اندھیری رات چلی آتی تھی۔ رستہ کو چھوٹا کرنے کے لئے اُنہوں نے ایک پگڈنڈی پر چلنا اختیار کیا تھا۔ اور بہت تلاش کرتے تھے پر سڑک کا کچھ پتا نہیں ملتا تھا اُس وقت پیر بخش نے (یہہ ایک کا نام تھا) ایک خوشی کی آواز دی۔ اور روشنی کی طرف جو نزدیک چمکتی تھی اشارہ کرکے کہا۔ کہ "وہاں ایک پیر کی قبر ہے اُدھر پناہ ملیگی"! یہہ کہتے ہی چھلانگیں مار کر اُس نے باقی فاصلہ طے کیا اور اس سے پیشتر کہ اُس کا دوست ایک دو قدم بھی اُٹھا سکا تھا وہ غار کے منہ پر پہنچگیا ✚

غار میں پہنچتے ہی بڈھے پیر نے اُن سے صاحب سلامت کی اور اُن کے سامنے روٹی رکھی اور اُن سے کہا۔ "رات یہاں بسر کریں" اور یہہ بھی کہا کہ "اے میرے بیٹو تم رستہ بھول گئے ہو رات سے پہلے تم کبھی کانگڑہ تک نہیں پہنچ سکوگے"۔ اُس کے تھوڑی دیر بعد وہ سو گئے۔ صبح سویرے اُٹھکر اپنا رستہ لینے کی تیاری کی۔ لیکن روانہ ہونے سے پہلے اپنے مہماندار سے رخصت لینے کو گئے۔ لیکن ایک آدمی نے انہیں روک کر کہا۔ کہ "ابھی ہمارے مقدس پیر کو تکلیف دینی روا نہیں کیونکہ وہ نماز پڑھتے ہیں" لیکن اگر کوئی بات آپ اُن سے کہنی چاہیں مجھے کہیں میں اُنکا چیلا ہوں بتائیں اور میں اُن سے عرض کروں گا اُنہوں نے جواب دیا کہ صرف شکر یہ ادا کرنا اور یہہ دینا چاہتے ہیں اور ایک چھوٹا سا چاندی کا سکہ اس کے ہاتھ میں دیا۔ پیر کے چیلے نے حیران ہوکر کہا۔ کہ پاک پیر مسافروں کی مہمانداری اور ہر طرح ان کی مدد کرنی بہت دلپسند کام سمجھتے ہیں یہہ کہکر وہ سکہ واپس کر دیا۔ اور غار کے اندر گیا اور وہ دونوں سوداگر اپنے رستے چل نکلے ✚

جب ایک ندی کے کنارے پر پہنچ گئے اور وہاں بیٹھکر ناشتہ کھانے لگے تو ایک نے دوسرے سے کہا۔ کہ "اے بھائی اب سچ بتا کیا اُن مردوں نے ہمارے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا"؟ نہ صرف بڑی مہربانی کے ساتھ ہماری خاطرداری کی بلکہ ہم کو انعام بھی دیا یعنے وہ سکہ جو ہم نے اُنہیں دینا چاہا واپس کر دیا۔ اس کے دوست نے عجیب آواز سے جواب دیا۔ کہ "چور نے نہائی چُراکر ایک سوئی انعام میں دی"۔ اُس کا ساتھی اس کی عجیب آواز سے اِس قدر گھبرا گیا کہ اس کے ہاتھ سے روٹی گر پڑی اور دوست کی طرف نظر اُٹھاکر دیکھا کہ اس کا چہرا غصے اور حیرانی کے سبب زرد ہوگیا ہے۔ اس کے سامنے اُس کی تھیلی کھُلی ہوئی پڑی تھی اور نیلم چرایا گیا ✚

سرکاری افسروں نے پیر کے غار میں نیلم کی تلاش کی اور نہ صرف وہ قیمتی جواہرات بلکہ بہت سا اور مال بھی پایا وہ پیر اس چوری کی سزا میں کالے پانی کو بھیجا گیا۔ وہ وہاں قید ہوگیا۔ اور اغلب ہے کہ قبر بھی آسانی وہاں ملگئی ہوگی ✚

دیوانی بخش اس کہانی کو اکثر سنایا کرتا تھا ایسے لوگوں کے ہوشیار کرنے کے واسطے جو بے سوچے اور بے سمجھے پیروں کو خواہ زندہ ہوں خواہ مردہ مانتے ہیں اور جب سننے والے ہنستے ہنس کر یہہ مثال کہا کرتے تھے تب وہ اُسی طور پر اُن کو سمجھایا کرتا تھا۔ کہ "اے بھائیو بیشک یہہ سچ ہے لیکن خبردار صرف وہی ملامت کرے جو اس معاملے میں بے قصور ہو" امید ہے کہ کوئی ہم میں اِس قدر بدذات نہ ہو کہ کسی مسافر کا مال چُرائے اور اس کے عوض میں اُسے روٹی کھلائے لیکن کوئی ہم میں سے اپنے آپ کو دھوکا نہ دے یہہ سوچکر کہ جب وہ کسی مفلس کو دو ایک پیسے دیتا ہے یا کوئی اور چھوٹی سی خیرات کرتا ہے وہ خدا کو بہت

کچھ دیتا ہی حالانکہ حقیقت یہہ ہی کہ وہ نیک کام بلکہ جتنے نیک کام کہ وہ کر سکے صرف ایک بوند کے برابر ہیں اگر اُس کے گناہوں کے ساتھ جو سمندر کے مانند ہیں مقابلہ کیا جائے۔ ہر دفعہ کہ ہم نیک کام کریں اُس کو ثواب یا پُن سمجھکر بیشک ہم اس مثال کی سچائی ثابت کرتے ہیں۔ کہ "چور نے نہائی چُرا کر اُس کے بدلے سوئی انعام میں دی"۔

اے پڑھنیوالو! کیا کرنا چاہئے۔ ہم سب نے نہائی کو چُرایا ہم نے بیشمار برائیاں کیں بچپن سے لیکر یہی حال چلا آیا ہی ہم کس طرح اپنے بیشمار گناہوں کا کفارہ دیں؟

ایسے نیک کاموں کے ذریعے سے جو ہمارے گناہوں کے مقابلے میں ایسے ہیں جیسے ایک سوئی نہائی کے مقابلے میں!

"آہ! میں تو خراب خستہ آدمی ہوں! اِس موت کے بدن سے مجھے کون چھُڑاوے گا"؟

خدا کا ایک بندہ یہہ سوال پوچھتا ہی اور اس کا جواب بھی سُنو۔

"میں خدا کا خداوند یسوع مسیح کے وسیلے شکر گذار ہوں"۔

"گناہ کی مزدوری موت ہی"۔ گناہ جو نہائی کے برابر بڑا اور بھاری ہی لیکن خدا کی بخشش۔ نہ ہمارے نیک کام میں جو وزن اور قیمت میں ایک سوئی کے برابر ہیں خدا کی بخشش یسوع مسیح کے ذریعے سے ہمیشہ کی زندگی ہی۔ یسوع مسیح نے راستباز ہو کر ہم ناراستوں کے لئے اپنی جان دی تاکہ ہمارے گناہ بخشے جائیں اور پھر جی اُٹھا تاکہ ہم ہمیشہ کی زندگی حاصل کریں +

(سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ اول)

بڑے کام نہ کر سکا۔ خدا ہمارے ایمان سے بر

ہماری کم اعتقادی اور ناصرت کے لوگوں کی بے ایمانی کا ایک ہی

نتیجہ ہوتا ہی اے ناظرین میں اِس بات کو بڑے بڑے حروف میں آپ کے اور اپنے دلوں پر لکھوانا چاہتا ہوں۔ اپنے ایمان کو حال کے صیغہ میں گردانا کرو اگر آپ کی دعائیں اِس قسم کے ایمان سے ہوں تو آپ بہت لوگوں کو مسیح کے پاس کھینچ سکتے ہیں

اگر تو ایمان لا سکے ایماندار کے لئے سب کچھ ہو سکتا ہی مرقس ۹ باب ۲۳ آیت

دعائیں جو کچھ تم مانگتے یقین لاؤ کہ ملے گا تو تم پاؤگے مرقس ۱۱ باب ۲۴ آیت

تو میری بے ایمانی کا چارہ کر مرقس ۹ باب ۲۴ آیت

اے خداوند ہمارا ایمان زیادہ کر لوقا ۱۷ باب ۵ آیت

اشتہار

ایجنٹ۔ ایم۔ بی۔ ایم۔ دھرم سالہ ایسے وعظ جو کہ بزبان پنجابی بحروف رومن خواہ کسی بولی میں جسکے سُنانے پر پانچ منٹ صرف ہوویں ملاحظہ کرنیکو مستعد ہی۔ نصیحت ٹھیک بموجب پاک نوشتے ہووے۔ کاغذات سادہ بموجب نمونہ مقرری وہدایت نامہ نویسندہ حاصل کر سکتا ہی۔

واضح ہو۔ کہ بعد ۱۰ تاریخ ماہ حال ایجنٹ ایم۔ بی۔ ایم مقام چنیوٹ ضلع ملتان کو روانہ ہوگا

ضرورت

ہمکو چند عیسائی نوکر رکھنے کی ضرورت ہی یعنے جو مڈل پاس ہوں ہندی میں اور ہندی انجیل پڑھا سکیں اور اپنے چرچ ممبر کا سارٹیفکٹ رکھتے ہوں اور اگر وے نوکر ہوں تو اپنے پادری صاحب سے اُنکی منظوری کے ساتھ سرٹیفکٹ حاصل کریں۔ درخواست پادری جمیس صاحب کینیڈین مشن اُجین کرو۔

ضرورت

فتحگڈھ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کے مشن سکول کیلئے ایک سینیر ورنیکولر اور ایک انٹرنس پاس شدہ کی ضرورت ہی مگر یعنے ٹرینگ کالج یا نارمل سکول کا کورس ختم کیا ہو نا کامیاب رہا ہو ترجیح پاویگا۔ سایل اپنی لیاقت اور نیک چلنی کے نقول اسناد مندرجہ ذیل پر ارسال کریں تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کیا جاویگا۔

پادری فتح مسیح از فتحگڈھ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور

ضرورت

تا حکم ثانی

اکتوبر کو ایک ایسے دیسی مسیحی خاوند اور بیوی کی ضرورت ہی جو دونوں بیرا اور آیہ کا کام کر سکیں سایل معہ عمدہ سفارش درخواست کریں +

المشتہر

مسز فورمن۔ وی۔ ایوریٹ لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کے لئے پُرانے لوہے کی ریلیں

لمبائی۔ چوڑائی۔ نرخ۔ اور پہنچانے کے شرایط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر۔ این۔ ڈبلیو۔ ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت دو کاپیوں یا اُس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی معہ ضمیمہ	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب اڈیٹر و منیجر نور افشاں کیواسطے۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم۔ وائلی کے اہتمام سے چھپا۔